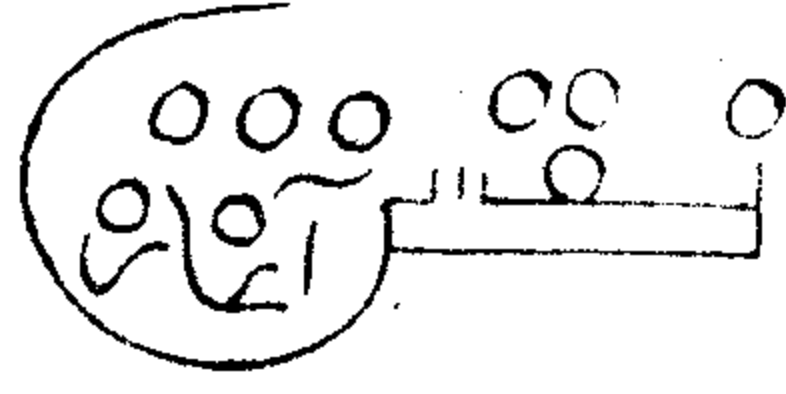


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



مکافاتِ عمل اور احتساب و انتباه

ہمارا مخاطب کوئی بھی نہیں کہ سننے والا کوئی نہیں؟ ہ، ہم اپنا رونا روئیں جا کر سامنے کسے کے،
رہا کون اپنے آنسو پونچھنے والا ہے رونے میں۔ لیکن ہم مخاطب ہیں ساری کائنات کے ہر فرد سے اور ہر اُس ف
سے جو سننے کی قوت رکھتا ہے، جو دیکھنے کی استطاعت رکھتا ہے اور جو سوچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

افغانستان کی حالت زار، لبنان کی صورت حال، بھارت میں خونِ مسلم کی ارزانی، آذربائیجان اور کشمیر کے مسلمانوں کی
کسمپرسی، کون ہے جس نے پوشیدہ ہو؟ کون ہے جو حقیقت حال سے بے خبر ہو؟ ہ

یہی بیکسی تھی تمام شب اسی بیکسی میں سحر ہوئی نہ کبھی جن میں گذر ہوا نہ کبھی گلوں میں بسر ہوئی
یہ پکار ملے جن میں تھی وہ سحر ہوئی وہ سحر ہوئی میرے آشیاں سے دھواں اٹھا تو مجھے بھی اسکی خبر ہوئی

روس کے مسلمانوں کو دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ قبرص کے مسلمانوں کو دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ عراق اور ایران میں
دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ اسپین میں دیکھو اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جا رہا ہے؟ خوب دیکھو، ٹٹول ٹٹول کر دیکھو، دکھائی
دیتا ہے تو آج ہی دیکھو کہ امریکہ، برطانیہ، جاپان، فرانس، چین اور جنوبی افریقہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ ہاں ہاں دیکھو!
خام، مصر، ایران، سوڈان، لیبیا، سعودی عرب اور عراق کے مسلمان کیا کر رہے ہیں؟

پڑوسی ملک بھارت میں مسلمانوں کی تازہ ترین مظلومیت اور حالت زار دیکھو! چار سو سالہ قدیم بابری مسجد
کی جگہ رام مندر کی تعمیر کے لئے مسجد سے متصل مندر کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ عالم اسلام سمیت پوری دنیا
یہ منظر دیکھ رہی ہے کہ بھارت میں مسلمانوں کا نہ مال و جان محفوظ ہے اور نہ ان کے عقائد اور عبادت گاہیں۔
ہزاروں مسلمان شہید کر دئے گئے مسلمان عورتوں کی عصمتیں لوٹ کر قتل کر کے ان کی لاشیں تالابوں
میں اور بعض کو زندہ کنوؤں میں پھینک دیا گیا۔ یکم نومبر کو ایک کنوئیں سے تیس لاشیں برآمد ہوئیں جو
بوریوں میں لپیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں کم از کم دس روز پہلے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ بھارتی فوج کے ایک میجر
نے جب سو مسلمانوں کو فسادیلوں سے بچا کر پولیس کے حوالے کر دیا اور انہوں نے ایک بند کمرے میں پناہ
لے لی تو پولیس کی نگرانی میں وہ کمرہ بوچڑ خانے میں تبدیل کر دیا گیا اور وہاں سے خون کے دھارے بہہ بہہ
کراٹراف کو لالہ زار کرتے رہے مگر اس سب کچھ کے باوجود پاکستان سمیت دنیا بھر کے اسلامی ممالک اس بنیادی

سانی مسئلے پر کوئی موثر آواز نہ اٹھا سکے۔ مسلم سربراہ کانفرنس (۵۰۱۰) میں اس مسئلہ کو اٹھانے کا قرعہ خال دیکھتے
یکس کے نام نکلتا ہے؟ مگر حالت یہ ہے کہ تاہم نو کسی بھی ملک کو مسلم وزیر خارجہ کانفرنس کا اجلاس بلانے کی تجویز بھی پیش کرنے
لی جرات نہ ہو سکی۔

دوستوں کا کرم معاذ اللہ

شکوہ جو رشتہ منان نہ رہا

اور کشمیر میں جو خون مسلم سے ہو لی کھیلی جا رہی ہے درندگی اور بہمیت کے روح فرسا مناظر ساری دنیا دیکھ
ہی ہے کیا اس سے کوئی ٹس سے مس ہوا؟ مسلم امہ نے اس میں کتنی دلچسپی لی؟ انسانی حقوق کے بلند بانگ دعوے
رنے والوں نے ادھر جھانک کر دیکھنے کی بھی کوئی زحمت گوارا کر لی؟

آذربائیجان کے دارالحکومت میں روسی فوجوں کی سفاکی، بربریت اور اخلاق سوز، انسانیت سوز
نظارے پوری دنیا لرز اٹھی۔ ہزاروں مسلمان شہید کر دیے گئے۔ ٹینکوں کے شعلوں اور خود کار مشینوں کی
لہ برساتی ہوئی گولیوں سے شہداء کی لاشوں کے چپتھڑے اڑا دیے گئے۔ روس کی اس وحشیانہ کارروائی سے
دنیائے شدت لرز گئی۔ کہ بظاہر دو ہمساہر ریاستوں کے جھگڑے میں ماسکو کو کسی ایک فریق کے خلاف اتنی
غصے کا رروائی کرنے کا کیا حق حاصل تھا؟

تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آذربائیجان میں مسلمانوں کی بیداری اور پوری دنیائے انسانیت
مسلمانوں کا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اٹھ کھڑے ہونا، افغان مجاہدین ہی کی لگائی ہوئی شمع ہے جس نے
یاب روز بھرک کر پوری دنیائے کفر و ظلمت کو تاراج کر خاکستر بنا دینا ہے انشاء اللہ

آذربائیجان میں حالیہ روسی بہمیت اور وحشیانہ کارروائی بھی دراصل مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے خطرناک اور بھیانک
تقبل کی پیش بندی ہے کہ ع یہ بھرک کر نہ کہیں آتش کا شہ بنے

— دور نہیں اپنے ملک میں ہی دیکھو پاکستان کے مسلمانوں کو دیمھو لیا لے رہے اور اب کیا کر رہے ہیں؟

کیا حکمران جماعت سمیت ملک کے معروف سیاسی قائدین نے بحالی جمہوریت کی تحریک نہیں چلائی تھی؟ جماعتی
ادوں پر الیکشن کرانے کے لیے جان کی بازی نہیں لگادی تھی؟ جمہوریت کو بحال ہوئے ایک سال پورا ہو گیا ہے تو کیا
میں ہر طرف نہ سہی دار حکومت کے عوام میں بھی کوئی خوشحالی کی جھلک چھوٹی؟ امن و امان ملک کے کسی بھی حصہ میں
م ہوا؟ رشوت روپوش ہو گئی؟ اقربا پروری اور صوبائی عصبیت ختم ہو گئی؟ ملکی سالمیت اور قومی وحدت میں استحکام
ہوا؟ یا انتشار اور باہمی منافرت کی فضا بڑھ گئی؟

رائیگاں سب فصل گل کی گلشن آرائی گئی اور اُلجھی جس قدر یہ زلف سلجھائی گئی
کل جب اسلام کے عظیم جرنیل قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کی تحریک نفاذ شریعت کے
مقابلہ میں جمہوریت کو لایا جا رہا تھا تو کیا ظالم کو مظلوم، قاتل کو مقتول، جارج کو مجروح اور جمہوریت کے دشمن کو اس کا درست

باور نہیں کرایا گیا تھا؟ جس کے ہاتھوں سے ہنوز قتل مسلم کا خون ٹپک رہا تھا، تو کیا اسے گلے نہیں لگایا گیا؟
اور اب جو غیر سے جمہوریت بحال ہو گئی تو رہنمایان قوم کس طرح بکے اور کس طرح جھکے؟ متوقف بدلے، پلیٹ فارم
تبدیل ہوئے، ضمیر نامی چیز عنقا ہو گئی، دنیا ہنستی رہی، ہم نماشا گاہ عالم بنے رہے کہ ہمارے منتخب ممبران قوم انسان ہو
نھی بھیڑ بکری کی طرح مول لگتے رہے اور وہ بکتے رہے۔

کتنا دکھ، کتنی جفا، کتنا ستم دیکھا ہے ہم نے اس عمر میں اک عمر کا غم دیکھا ہے
اور اب کی جو مصیبت آئی ہے اور قوم پر نحوست و رسوائی کی سیاہ رات چھائی ہے، یہ روس یا امریکہ سے مسلط کرائی گئی
یا بھی خواہان قوم اور ہمدردان ملت کے شانوں کے سہارے اور پیار و دلار کے ثمرات ہیں جسے پوری قوم بھگت رہی ہے
ملکی سیاست اور آئین و قانون کی سمت قبلہ تبدیل کر دی گئی، قومی اقتدار کی خشت اول تبدیل کر دی گئی۔ فحاشی، عریانی اور
اسلامی اقدار سے استہزاء بر عام ہونے لگا، عورت کو خاتون خانہ کی بجائے ”کرکٹ کی گیند بنا دیا گیا“ رسوائے زمانہ تنظیہم
”اپوا“ کی پھر سے سرپرستی شروع کر دی گئی، سرکاری سرپرستی میں محرمات کو پھر سے فروغ دیا جانے لگا، معماران قوم لاساڈ، کرا
کے جائز مطالبات کو تو درغور اعتنا نہیں سمجھا گیا بلکہ ظالمانہ جبری ریٹائرمنٹ کے ذریعہ ہزاروں افراد کے روزگار تباہ کر دیئے گئے
سیور ریفل ٹکٹ کے نام سے سادہ لوح افراد قوم کی جیبوں پر مہذب ڈاک ڈالا جانے لگا، صوبائی عصبیت کے حضرت کو
ودھ پلایا جا رہا ہے، کراچی کو لبنان کے شیخ کی سطح پر لایا جا رہا ہے، سندھ کے فسادات میں پردہ نشینوں کے ہاتھ
مصرف کار ہیں۔

اس فصل بہاری میں دل ٹوٹ گئے جتنے اتنے کسی موسم میں ٹوٹے نہیں پیمانے

اور خدا جانے آگے کیا ہونے والا ہے؟

دیکھو! ہم نے کل بھی کہا تھا، گلا بھاڑ بھاڑ کر ہی کہا تھا جو کچھ آج پیش آ رہا ہے یہی کچھ پیش ہونا تھا اور خدا کا
شکر ہے کہ اب سب وہی کہنے لگے جسے کل ہم تنہا کہتے رہے تو گردن زدنی بھی تھے اور قابلِ ملامت بھی۔
سرخس دیکھو اور خوب غور سے دیکھو! روس، امریکہ، برطانیہ، فرانس، بھارت، اسرائیل، فلپائن، جنوبی افریقہ

اور یونان اسلام کے نام لیناؤں سے کیا سلوک کر رہے ہیں؟

باغبان تقسیم یوں کرتا ہے انعام بہار پھول اپنے واسطے، خارچیں میرے لیے

سُنے لو، اچھی طرح سُنے لو!

کفارِ عالم مسلمانوں کو مٹانے پر تِلے ہوئے ہیں، پاکستان کا حالیہ سیاہ ترین انقلاب ان کے ایسے ہی مذموم عزائم

کا پیش خیمہ ہے۔

کفارِ عالم مسلمانوں میں باہمی سر پھٹول کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں، ملک بھر میں صوبائی اور نسائی وگروہی

مہمیت کی لہر اس کی واضح دلیل ہے۔

کفارِ عالم مسلمانوں کو شراب و شباب اور فحاشی و بد معاشی کے حربوں سے ناکارہ و آوارہ بنانے کے درپے ہیں۔ سیفِ گیمز، پاکستانی خواتین کا کھیلوں میں حقہ، تازہ ترین ریڈیو، ٹی وی اور نشریاتی پالیسی اسی سلسلہ مذموم کی غلیظ کڑیاں ہیں۔

کفارِ عالم مسلمانوں کو اپنے مفادات کے ناطے پیرنے پھاڑنے پر تِلے ہوئے ہیں۔ غیرت و حمیت کی سر زمین فغانستان میں روسی بربریت، افغانستان کے بارہ میں امریکہ کی نئی حکمت عملی، پاکستان کا صحیح موقف سے انحراف اور خود اکتان میں فرقہ واریت بالخصوص ایک فرقہ مخصوص کی سرپرستی اور خون کی ندیاں بہا دینے کی دھمکیاں اسی سلسلہ کی دوائے یازگشت ہیں۔

کفارِ عالم اہل اسلام کو اپنے نظریاتِ باطلہ کے اپنانے کے لیے کیسے کیسے گھناؤنے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ لادین صحافت، تازہ ترین صحافتی پالیسی، قومی اخبارات میں بڑی سطح پر تبدیلیاں، قادیانی تحریک کی حکومتی سرپرستی، اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی تعلیمات کے خلاف مفسر مضامین کی اشاعت، باطل قوانین اور ازموں کی ترویج و اشاعت بھی تو انہی کے نظریات کے فروغ و غلبہ کی تحریک کا ایک حصہ ہیں۔

کفارِ عالم مسلمانوں کو سلامتی کو نسل، جنرل اسمبلی، سارک تنظیم، دولت مشترکہ اور غیر جانبدار کانفرنس کے شیطانی بیٹجوں پر شراب دکھا کر اپنے مظالم اور چہرہ دہستیوں پر ریشمی پٹیاں باندھ کر انہیں سلا دینے کے خوبصورت ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں اور بعض اوقات مسلمان رہنماؤں کو اپنا آلہ کار بنا کر اپنے مفادات اور مقصدِ کار کے حصول میں کامیاب رہتے ہیں۔ پاکستانی وزیرِ اعظم کی جانب سے جمہوری ممالک کی تنظیم کی تجویز بھی تو بیٹھے میں زہر کے مترادف ہے۔ جس سے عرب اسلامی ممالک کٹ جائیں گے اور اسرائیل بہادر آگے آجائے گا۔

خدا نخواستہ اگر یہ تجویز کامیاب بھی ہو جاتی ہے تو جمہوری ممالک کی یہ تنظیم عالم اسلام کے لیے ایک ناسور سے کسی طرح بھی کم نہ ہوگی اور اس کا سہرا بھی موجودہ حکومت کے سر ہو گا۔

پھونک ڈالا ہے گلستاں کا گلستاں جس نے کون کہتا ہے تیرا شعلہ رخسار نہیں

ہوش میں آؤ اے اسلامیانِ عالم! تم آپس میں باہم دست و گریباں کیوں ہو؟

عراق و ایران تم اکب تک آپس میں خون کی ہولی کھیلتے رہو گے ؟
 ایرانو! تم کب تک مقامات مقدسہ کی توہین، زمین شریفین پر یلغار اور عالم اسلام کے ممتاز ملکوں کو اپنی
 دھکیلوں سے نوازتے رہو گے ؟
 پاکستان کے مسلمانو! تم کب تک کفارِ عالم کی ”جمہوریت“، اکثریت اور تخریبی حوادل کو اپنوں پر آزما تے رہو گے
 مصریو، ترکیو، سوڈانیو، خلیجیو، شامیو، افریقیو، لیبیو، انڈونیشیو، بنگلہ دیشیو، اُردنیو! تم کب تک خوابِ غفل

میں پڑے رہو گے ؟ کہ
 افغانستان، لبنان، قبرص، فلپائن، اندونیشیا، کشمیر، بھارت، روس اور پاکستان کے سندھ میں مسلمانوں کے
 تڑپتے رہیں، مائیں متا کوروتی رہیں، سہاگنیں بیوہ ہوتی رہیں، بھائی بہنوں کو اور بہنیں بھائیوں کو ترستی رہیں،
 عصمتوں کو گنوا تی رہیں اور تم کروٹ بھی نہ بدلو ؟
 اس وقت سے ڈرو مسلمانو! تم بھی اور کفارِ عالم تم بھی — کہ مکافاتِ عمل اب دور نہیں — تم
 اپنے اپنے کیے کا پھل پانے والے ہو — ڈرو، ڈرو اس ربِ جبار و قہار، عادل و منتقم سے کہ پھر اس وقت،
 ظلم تم کو لے ڈوبیں گے کہ نہ تم نے ظلم کا مداوا کیا نہ ظالم کے ہاتھ توڑے نہ خود کو بچایا نہ ڈوبنے والوں کی سرک
 یہ سب ظلم کی باتیں ہیں اور ظلم خدا کو کبھی پسند نہیں آیا۔

کُفارِ عالم! تم بھی ظالم ہو کہ دوسروں پر ظلم کرتے ہو۔
 مسلمانو! تم بھی ظالم ہو کہ اپنے بھائیوں پر ظلم ہوتا دیکھ کر تم خوابِ غفلت سے جاگتے نہیں۔
 سو ڈرو! — اس وقت سے — جو آیا ہی چاہتا ہے! — جسے تم اپنی آنکھوں
 رہے ہو، مگر، — آنکھوں کو بت کر چکے ہو — لیکن — آنکھیں بند کر
 ہے آنے والا وقت — ہاں یقینی آنے والا وقت — ٹالا نہیں جاسکتا! —

(عبدالقیوم حقانی)

